بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عقیدہ عذاب القبر – قرآن و حدیث کی روشنی میں

پوسٹ نمبر 1

آج امت مسلمہ میں شرک کی ایک بڑی وجہ اِسی دنیاوی قبر میں زندگی کی بنیاد ہے۔ قرآن و حدیث دنیاوی قبر میں اعادہ روح، زندگی یا عذاب القبر کا مکمل طور پر انکار کرتے ہیں اور نصوص کی روشنی میں بات بہت واضح ہے کہ اپنی دنیاوی زندگی گذار کر مر جانے والا اب تا قیامت مردہ ہے، اور ایک انسان کی موت آتے ہی یہ جسم (جس کو لاش کہا جاتا ہے) یہ بے حس و بے شعور ہو جاتا ہے اور رفتہ رفتہ گل سڑ کر ایک نہ ایک دن مٹی میں ملکر مٹی ہو جاتا ہے۔

لیکن حقیقت حال کے برعکس! عقائد و نظریات میں بگاڑ کا شکار ہو جانے والی اِس امت میں آج بکثرت یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ قبر میں مدفون یہ لاش زندہ ہے، اور نہ صرف زندہ۔۔۔ بلکہ اب یہ سنتا اور دیکھتا بھی ہے، پھر اسی عقیدے نے مزید ترقی کر کے اِس مردہ جسم کو داتا، دستگیر، مشکل کشا و حاجت روا اور نہ جانے اللہ رب العزت کی کن کن صفات کا حامل بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج اللہ کو چھوڑ کر انہیں پکارا بھی جا رہا ہے، اور ان کی خوشنودی کے حصول کے لیے ان کی نذر و نیاز بھی کی جا رہی ہے۔

اِن تمام باطل نظریات کا موجب یہی دنیاوی قبر میں اعادہ روح (یعنی روح لوٹائے جانے) اور زندگی کا عقیدہ ہے۔ سب سے پہلے عذاب القبر اور قبر کے سوال و جواب کے نام پر اس مردہ جسم میں روح لوٹائے جانے کا عقیدہ پیش کیا گیا۔۔۔ اب جب کہ روح اس مردہ جسم میں واپس آ گئی تو یہ زندہ ہو گیا۔۔۔ اور پھر بابا بنا کر داتائی، دستگیری، مشکل کشائی اور حاجت روائی کے منصب پر فائز قرار دے دیا گیا۔

ہم اِس سیریز میں ان شاء اللہ العزیز قرآن و احادیث صحیحہ میں دی گئی معلومات کی روشنی میں اِس بات کو واضح کرنے کی کوشش کریں گے کہ 'عذاب القبر کیا ہے، اور یہ کہاں اور کیسے ہوتا ہے'۔ ظاہری بات ہے کہ روح اور عذاب القبر غیبی امور میں سے ہیں، جن کی ہو بہو ہیئت و کیفیت اور معاملات کے بارے میں تو نہیں بتایا جا سکتا، البتہ قرآن و حدیث نے اتنی تفصیلات ضرور فراہم کر دی ہیں کہ ایک بندۂ مومن جو قرآن و احادیث صحیحہ سے اس سلسلے میں رہنمائی حاصل کرنا چاہے، وہ ہرگز احبار و رہبان کے خود ساختہ عقائد یعنی اعادہ روح، سماع موتیٰ اور اِسی دنیاوی گڑھے میں عذاب و راحت قبر کے حامل نہیں رہ سکتا۔

امید ہے کہ آپ اسے دلجمعی کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں گے۔ آپ سے یہ بھی گذارش ہے کہ جہاں بھی کہیں کوئی غلطی پائیں تو قرآن و حدیث کے دلائل پیش کر کے ہماری اصلاح کا حق بھی ضرور ادا کریں۔

نبی ﷺ کی حدیث کے مطابق عذاب القبر کی ہولناکی

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً

"اسماء بنت ابی بکرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو عذاب القبر کا ذکر کیا جس میں آدمی کو (مرنے کے بعد) مبتلا کیا جاتا ہے۔ تو جب آپؐ نے اس کا ذکر کیا تو مسلمین چیخنے لگے۔"

(بخاری، کتاب الجنائز، بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ)

عذاب القبر کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ...﴾ [ابراھیم: 27]

"اللہ تعالی ایمان والوں کو اس قولِ ثابت پر دنیا اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے۔۔۔"

اس آیت کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا ... نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

"یہ آیت عذاب القبر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔"

(عن براء بن عازب، بخاری، کتاب الجنائز، بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ)

اَلْمُسْلِمُ إِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ

"قبر میں مسلم سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں"۔ لہذا اس قول ثابت سے مراد یہی ہے کہ اللہ تعالی ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں ثابت قدم رکھے گا۔"

(عن براء بن عازب؛ بخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب: يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)

مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عذاب وراحت قبر کا تعلق آخرت کی زندگی سے ہے۔

انسان کی آخرت کہاں سے شروع ہوتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي، وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ، فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: «فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى، فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى»، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً، فَأَخَذْتُهَا، فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا، وَنَفَضْتُهَا، فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا، ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا، فَسَقَطَتْ يَدُهُ، أَوْ: سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ، فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الآخِرَةِ

"عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ۔۔۔۔۔جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں مبتلا تھے تو میرے بھائی عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما تشریف لائے۔ انکے ہاتھ میں مسواک تھی۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک کی طرف دیکھا تو میں جان گئی (کہ آپ صلی اللہ علیہ و سلم اسکی خواہش رکھتے ہیں) میں نے مسواک انکے ہاتھ سے لی اور نرم کر دی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر کے واپس کرنے لگے تو وہ انکے ہاتھ سے گر گئی۔ (عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ) پس اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آخری دن اور آخرت کے پہلے دن میرا لعاب آپ کے لعاب کے ساتھ ملا دیا۔"

(بخاری، کتاب المغازی، باب: مَرَضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَفَاتِهِ)

اوپر بیان کردہ حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جیسے ہی انسان کی روح قبض ہوتی ہے زندگی کا یہ دور ختم اور آخرت کا دور شروع ہو جاتا ہے۔

آخرت شروع ہوتے ہی انسان کیساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے۔

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۠ فَاَلْقَوُا السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ۭ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ فَادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ (النحل:28-29)

"ان نفس پر ظلم کرنے والوں کی جب فرشتے روح قبض کرتے ہیں تو اس موقع پر لوگ بڑی فرمانبرداری کے بول بولتے ہیں کہ ہم تو کوئی برا کام نہیں کرتے تھے۔، (فرشتے جواب دیتے ہیں)، یقینا اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کیا کرتے تھے۔ پس داخل ہو جاو جہنم کے دروازوں میں جہاں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے، پس برا ہی ٹھکانہ ہے متکبرین کے لئے۔"

وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ (الانعام: ۹۳)

"کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جبکہ وہ سکرات موت میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں لاؤ نکالو اپنی روحوں کو آج تمھیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائیگا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر ناحق کہا کرتے تھے اور اسکی آیات کے مقابلے میں سرکشی دکھاتے تھے۔"

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (النحل:32)

"جب فرشتے پاک (نیک) لوگوں کی روحیں قبض کرتے ہیں تو کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے ان اعمال کیوجہ سے جو تم کرتے تھے۔"

سو قرآن وحدیث کے بیان کردہ دلائل سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کی روح قبض ہوتے ہی اس کی دنیاوی زندگی ختم اور اس کی آخرت شروع ہو جاتی ہے۔ اور اگلے ہی لمحے جنت میں اس کی جزا، یا جہنم میں اس کی سزا کا مرحلہ شروع ہو جاتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو دنیاوی زندگی کی طرح ثابت قدمی عطا فرماتا ہے، اور صحیح بخاری میں مذکور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے اقوال کے مطابق یہی درحقیقت عذاب القبر بھی ہے۔

ان شاء اللہ العزیز، اگلی قسط میں ہم قرآن واحادیث صحیحہ میں مذکور دلائل کی روشنی میں اِس بات کو زیر بحث لائیں گے کہ 'وفات کے بعد انسان کی روح کیساتھ کیا معاملہ پیش آتا ہے۔'